دیوبندیوں کا ایک تبلیغی انداز:

مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی مد اللہ ظلہ فرماتے تھے کہ مرزا پور میں مولانا احمد اشرف صاحب قادری اشرفی گیلانی مغفور مرحوم اپنے مریدوں میں تشریف لے گئے۔ مریدوں نے بغرض خوش کرنے اپنے پیر کے، جو عالم متبحر اور علم دوست تھے، عرض کیا کہ ہم نے یہاں ایک مدرسہ دینی بھی جاری کر رکھا ہے، جس میں تعلیم علوم دینی ہوتی ہے۔ فرمایا مدرس کون ہے۔ عرض کیا حضور مدرس تو قسمت سے ایک ایسا عالم ربانی قطب وقت ملا ہے، جو اللہ واسطے دن رات پڑھاتا ہے۔ بمشکل ہم ان کو دس روپیہ ماہوار دیتے ہیں ورنہ وہ تو یہی کہتے ہیں کہ برس دن میں دو جوڑے کھدر کے اور صبح شام کل دو روٹی جو کی مجھ کو کافی ہیں اور ایک درویش کامل آئے تھے جن کے یہاں مرید بھی بہت ہو گئے ہیں۔ وہ تو ان کا نام سن کر ان سے برہنہ پا ملنے کو گئے اور فرماتے تھے کہ مدت سے مجھ کو ان کی تلاش تھی۔ میاں یہ تو قطب وقت ہیں، تمہاری قسمت سے نہیں معلوم یہاں کیسے آ ٹھہرے۔ مولانا اشرف صاحب نے فرمایا، بھائی مجھ کو تو یہ مولوی صاحب اور وہ درویش دونوں ہی مخالفین اہلسنت سے معلوم ہوتے ہیں اور مصرعہ "من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" کا جلوہ تمہارے بیان سے جلوہ گر ہے۔ مریدوں نے عرض کیا، حضور بلاوجہ ایک بے لوث عالم صالح و عالم دین کا ایسے لفظوں سے یاد کرنا شایان شان عالی نہیں۔ آپ کے ان سخت لفظوں سے ہم کو سخت صدمہ ہوا اور دو جنٹلمین جو مدرس صاحب کے بہت ہی معتقد تھے، وہ تو یہاں تک بگڑے اور کہہ بیٹھے کہ مولانا اشرفی صاحب جو آپ فرما چکے خیر فرما چکے، مگر اب آپ نے اگر ہمارے مدرس صاحب کی نسبت کچھ کہا تو پھر ہم مجبور ہیں۔ عجب نہیں آپ کی جناب میں پھر ہم سے کوئی گستاخی ہو جائے۔ مولانا اشرفی صاحب مغفور مرحوم نے فرمایا، صاحبزادوا میں آپ کے مدرس صاحب سے اگر اپنے کلمات کی معافی طلب کر لوں، جب تو تم خوش ہو جاؤ گے۔ جنٹلمینوں نے کہا مناسب تو یہی ہے۔ مولانا اشرفی صاحب نے فرمایا، بہت اچھا مگر ایک شرط ہے کہ ان کے جو خطوط محفوظ بستہ میں رہتے ہیں، ان کو اپنے گھر لا کر پڑھو، اگر ان سے میرے کلمات کی سچائی ثابت ہو، اس مدرس کو شہر بدر کر دینا ورنہ میں ان کے پاس چل کر اپنے کلمات کی معافی طلب کر لوں گا۔

ایک جنٹلمین نے تو کہا، ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ دوسرے نے کہا، کیوں نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم ضرور ان کے خطوط محفوظہ کہ جو ہماری ہی تحویل میں رہتے ہیں، دیکھیں گے۔ جب جنٹلمینوں نے مدرس صاحب کے خطوط کو گھر لا کر پڑھنا شروع کیا تو اول ہی خط کا، جو بعض اشخاص دیوبند کی طرف سے مدرس صاحب کے نام

marfat.com

تھا' یہ مضمون نکلا کہ:

"مولانا صاحب' آپ کی سخت بے انصافی ہے۔ پچاس روپیہ ماہوار آپ کو ہماری طرف سے اسی دینی خدمت کے ملتے ہیں کہ لوگوں کو وہابی بناؤ اور یہاں کی امداد کراؤ۔ قربانی کی کھالوں کے اور آمدنی فطرہ رمضان اور گیارہویں بند کر کے گیارہویں کے پیسے اور روپیہ جو آپ بھیجتے ہیں' اس سے آپ کو معقول کمیشن ملتا ہے۔ پھر بھی آپ کو قلت تنخواہ کی شکایت ہے۔ مگر خیر' آپ کام چونکہ بہت ہوشیاری سے کر رہے ہو' آپ کی درخواست اب کے مجلس شوریٰ میں پیش کر دی جائے گی۔ ممکن ہے کہ کچھ اور ترقی کر دی جائے"۔

اور اسی قسم کے اور دو چار خط پڑھ کر جنٹلمین صاحب دم بخود رہ گئے اور مدرس کے دجال ہونے کا یقین کر کے مولانا اشرفی صاحب کے زمرۂ معتقدین میں داخل ہوئے اور جمعہ کے دن مکار مدرس کے نام کے خط' جو دیوبند سے آئے تھے' تمام مسلمانوں کو سنا کر مدرس صاحب کو' جو دجال کے بھی استاد تھے' شہر بدر کیا اور وہ سارا گاؤں وہابی ہو جانے سے بچ گیا۔ الحمدللہ' ثم الحمدللہ۔ اب دوسرے سوال کا جواب شافی سن لیجئے۔